

**Allama Iqbal Open University AIOU B.A AD**  
**Solved Assignment NO 3 Autumn 2025**  
**Code 402 Economics**

سوال نمبر 1- قومی آمدنی کی تعریف کیجئے، نیز دو شعبی معیشت دائروی  
بہاؤ پر مشتمل ڈائیگرام کی مدد سے قومی آمدنی کے نظریہ کی وضاحت  
مندرجہ ذیل صورتوں میں کیجئے۔ (الف) آمدنی کا طریقہ (ب) خرچ کا طریقہ

**قومی آمدنی کی تعریف**

قومی آمدنی (*National Income*) وہ مجموعی مالیت ہے جو ایک ملک کے  
باشندے ایک سال کے دوران مختلف معاشی سرگرمیوں کے نتیجے میں پیدا  
کرتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں قومی آمدنی اس کل آمدنی کو کہتے ہیں جو  
ملک میں پیداوارِ اشیا و خدمات کے بدلے عواملِ پیداوار یعنی زمین، محنت،  
سرمایہ اور تنظیم کو ادا کی جاتی ہے۔ یہ ایک ملک کی معاشی کارکردگی،

ترقی اور خوش حالی کی بنیادی پیمائش سمجھی جاتی ہے۔ قومی آمدنی کے اعداد و شمار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک ملک اپنے وسائل کو کتنی مؤثر طریقے سے استعمال کر رہا ہے، شہریوں کا معیارِ زندگی کیا ہے، اور ملک میں ترقی یا تنزلی کی رفتار کیسی ہے۔

## — دو شعبی معیشت کا دائروی بہاؤ (Circular Flow of Income) — بنیادی تصور

دو شعبی معیشت میں صرف دو طبقات شامل ہوتے ہیں:

### 1. گھرانے (Households)

### 2. فرمز یا پیداوار کار ادارے (Firms)

گھرانے پیداوار کے عوامل یعنی محنت، زمین، سرمایہ اور تنظیم فراہم کرتے ہیں، جب کہ فرمز ان عوامل کو استعمال کر کے اشیا و خدمات پیدا کرتی ہیں۔ گھرانوں کو ان عوامل کے بدلے اجرت، کرایہ، منافع اور سود کی صورت میں آمدنی ملتی ہے۔ پھر گھرانے اپنی اس آمدنی سے فرمز سے اشیا و خدمات

خریدتے ہیں۔ اس طرح آمدنی اور خرچ کا ایک مسلسل اور بند بہاؤ قائم رہتا ہے جسے دائروی بہاؤ کہتے ہیں۔

### دائروی بہاؤ کی وضاحت (زبانی ڈایاگرام)

● گھرانے → عواملِ پیداوار → فرمز

● فرمز → عوامل کی ادائیگیاں (اجرت، سود، کرایہ، منافع) → گھرانے

● گھرانے → اشیا و خدمات کی طلب → فرمز

● فرمز → اشیا و خدمات کی فراہمی → گھرانے

یوں آمدنی اور خرچ ایک دائرے کی شکل میں مسلسل گردش کرتے رہتے ہیں۔

یہی بنیادی نظریہ قومی آمدنی کے حساب کا ہے۔

---

(الف) آمدنی کا طریقہ (**Income Method**) سے قومی آمدنی کی وضاحت

آمدنی کے طریقے کے مطابق قومی آمدنی اس کل آمدنی کے برابر ہوتی ہے جو عواملِ پیداوار کو ان کی خدمات کے بدلے ادا کی جاتی ہے۔ اس طریقے میں مندرجہ ذیل ادائیگیوں کو جمع کیا جاتا ہے:

1. اجرتیں (**Wages and Salaries**) – محنت کے بدلے دی جانے والی

ادائیگیاں

2. سود (**Interest**) – سرمایہ فراہم کرنے والوں کو دی جانے والی رقم

3. کرایہ (**Rent**) – زمین دینے والوں کو ادا کیا جانے والا معاوضہ

4. منافع (**Profit**) – تنظیم اور کاروباری سرگرمیوں کے بدلے حاصل

ہونے والی آمدنی

ان سب ادائیگیوں کا مجموعہ قومی آمدنی کہلاتا ہے۔

**آمدنی کے طریقے کے ذریعے دائروی بہاؤ میں قومی آمدنی کی وضاحت**

اس طریقے کے مطابق گھرانوں کی کل آمدنی ہی ملک کی قومی آمدنی ہے کیونکہ گھرانے عوامل پیداوار فراہم کرتے ہیں اور ان کے بدلے جو بھی رقم ملتی ہے وہ قومی آمدنی میں شامل ہوتی ہے۔

یوں درآمد شدہ آمدنی = اجرت + سود + کرایہ + منافع۔

یہ طریقہ خاص طور پر اس وقت مفید ہوتا ہے جب معیشت میں پیداوار کی قیمتوں کا درست اندازہ نہ لگایا جاسکے لیکن آمدنی کا حساب رکھنا آسان ہو۔

---

**(ب) خرچ کا طریقہ (Expenditure Method) سے قومی آمدنی کی**

**وضاحت**

خرچ کے طریقے کے مطابق قومی آمدنی وہ مجموعی رقم ہے جو ایک ملک کے اندر ایک سال میں پیدا ہونے والی اشیا و خدمات پر خرچ کی جاتی ہے۔ دو شعبی معیشت میں صرف گھرانے ہی خرچ کرتے ہیں، اس لیے خرچ کا طریقہ نسبتاً سادہ ہوتا ہے۔

دو شعبی معیشت میں خرچ کے طریقے کے مطابق قومی آمدنی کا بنیادی فارمولا ہے:

**قومی آمدنی = گھرانوں کا کل خرچ (Consumption Expenditure)**

دو شعبی معیشت میں حکومت، بیرونی تجارت اور سرمایہ کاری شامل نہیں ہوتی، لہذا صرف کھپت پر ہونے والا خرچ قومی آمدنی کے برابر سمجھا جاتا ہے۔

**خرچ کے طریقے کے تحت دائروں بہاؤ کی وضاحت**

● گھرانے اپنی کل آمدنی فرمز کی بنائی ہوئی اشیا و خدمات پر خرچ کرتے ہیں۔

● اس خرچ کا مجموعہ ملک کی کل پیداوار کی قیمت کے برابر ہوتا ہے۔

● یوں گھرانوں کا خرچ ہی قومی آمدنی بنتا ہے۔

چونکہ پیداوار = آمدنی = خرچ ہوتا ہے، اس لیے خرچ کے طریقے سے قومی آمدنی کا حساب لگانا بہت آسان ہوتا ہے خصوصاً اس معیشت میں جہاں گھرانے بنیادی خریدار ہوتے ہیں۔

---

### دونوں طریقوں (آمدنی و خرچ) کا تقابلی جائزہ

پہلو	آمدنی کا طریقہ	خرچ کا طریقہ
بنیادی	عواملِ پیداوار کو	اشیا و خدمات پر کیے گئے
تصور	ملنے والی کل آمدنی	کل خرچ کا حساب
	کا حساب	
استعما	جب آمدنی کے	جب خرچ کا ڈیٹا آسانی سے
ل	ریکارڈ بہتر ہوں	دستیاب ہو
دائرو	فرمز → گھرانے کو	گھرانے → فرمز کو خرچ
ی	ادائیگی	

بہاو

میں

مقام

مشکل	غیر رسمی شعبے	گھریلو بچت، غیر رجسٹرڈ
یہ	کی آمدنی کا اندازہ	خرچ، چھپی ہوئی کھپت کا
مشکل	مسئلہ	

نتیجہ	دونوں کا حاصل شدہ	دونوں کا حاصل شدہ کل
	کل عدد برابر ہونا	عدد برابر ہونا چاہیے
	چاہیے	

---

دو شعبی معیشت میں قومی آمدنی کے نظریے کی جامع وضاحت

دو شعبی معیشت میں قومی آمدنی ایک ایسا بند دائرہ ہے جس میں:

- گھرانے عوامل پیداوار فراہم کرتے ہیں



• ادارے انہی عوامل کے ذریعے پیداوار کرتے ہیں

• پیداوار کی قیمت کے بدلے گھرانوں کو آمدنی دی جاتی ہے

• گھرانے اسی آمدنی سے دوبارہ وہی پیداوار خریدتے ہیں

یوں آمدنی برابر خرچ اور دونوں برابر پیداوار کے ہوتے ہیں۔

قومی آمدنی = پیداوار کی قیمت = عوامل کی آمدنی = گھرانوں کا خرچ۔

---

## مرکزی نقطے

1. دو شعبی معیشت میں قومی آمدنی کا بہاؤ مسلسل اور بند رہتا ہے۔

2. آمدنی کا طریقہ عواملِ پیداوار کی ادائیگیوں کو جمع کر کے قومی آمدنی معلوم کرتا ہے۔

3. خرچ کا طریقہ گھرانوں کے مجموعی خرچ کو قومی آمدنی سمجھتا ہے۔

4. دونوں طریقے اصولی طور پر ایک ہی نتیجہ دیتے ہیں۔

5. قومی آمدنی کسی ملک کی معاشی کارکردگی کا سب سے اہم اشاریہ ہے۔

سوال نمبر 2۔ قومی آمدنی کی متوازن سطح سے کیا مراد ہے؟ اوسط اور مختم میلان صرف کی وضاحت گوشوارہ صرف کی مثال کے ذریعے کیجئے۔ نیز صرف پر اثر انداز ہونے والے عوامل پر ایک بحث قلمبند کیجئے۔

قومی آمدنی کی متوازن سطح کی تعریف

قومی آمدنی کی متوازن سطح (*Equilibrium Level of National*)

(*Income*) وہ مقام ہے جہاں ملک میں پیدا ہونے والی کل پیداوار (*Total*)

(*Output*) کے برابر کل خرچ (*Total Expenditure*) ہو جاتا ہے۔ دوسرے

الفاظ میں کہا جائے تو معیشت اسی وقت توازن میں ہوتی ہے جب:

کل آمدنی = کل خرچ = کل پیداوار

دو شعبی معیشت میں چونکہ صرف گھرانے خرچ کرتے ہیں، اس لیے توازن

کی شرط یہ بنتی ہے:

پیداوار = صرف (*Consumption*)

اگر کسی مقام پر پیداوار زیادہ ہو اور صرف کم ہو تو اسٹاک بڑھ جائے گا اور

پیداوار کم کرنی پڑے گی۔

اگر صرف زیادہ ہو اور پیداوار کم ہو تو قیمتیں بڑھیں گی اور پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

یوں آخر کار معیشت ایک ایسی سطح پر پہنچ جاتی ہے جہاں صرف اور پیداوار برابر ہو جاتے ہیں۔ یہی قومی آمدنی کا توازن ہے۔

---

**اوسط میلانِ صرف (Average Propensity to Consume —)**

**(APC)**

اوسط میلانِ صرف ایک ایسا تناسب ہے جو یہ بتاتا ہے کہ لوگ اپنی کل آمدنی کا کتنا حصہ خرچ کرتے ہیں۔ فارمولا:

$$APC = \text{کل صرف} \div \text{کل آمدنی}$$

مثال:

فرض کریں کسی شخص کی آمدنی 1000 روپے ہے اور وہ 800 روپے خرچ کرتا ہے، تو:

$$APC = 800 \div 1000 = 0.8$$

اس کا مطلب ہے کہ شخص اپنی آمدنی کا 80 فیصد خرچ کر رہا ہے۔

اوسط میلان صرف اکثر آمدنی بڑھنے کے ساتھ کم ہوتا جاتا ہے کیونکہ لوگ اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد آمدنی کا کچھ حصہ بچانا شروع کر دیتے ہیں۔

---

**مختم میلان صرف (— Marginal Propensity to Consume)**

**(MPC)**

مختم میلان صرف بتاتا ہے کہ آمدنی میں اضافے کا کتنا حصہ خرچ کیا جاتا ہے۔ یعنی اگر آمدنی میں کمی یا اضافہ ہو تو صرف میں کتنی تبدیلی آتی ہے۔

فارمولا:

$$MPC = \text{صرف میں تبدیلی} \div \text{آمدنی میں تبدیلی}$$

مثال:

اگر آمدنی 1000 سے بڑھ کر 1200 ہو گئی (200 کا اضافہ)، اور صرف

800 سے بڑھ کر 900 ہو گئی (100 کا اضافہ)، تو:

$$MPC = 100 \div 200 = 0.5$$

اس کا مطلب ہے آمدنی کے ہر 1 روپے کے اضافے پر 50 پیسے خرچ کیے جائیں گے۔

نوٹ:

$MPC$  ہمیشہ  $APC$  سے کم ہوتا ہے اور ہمیشہ 0 اور 1 کے درمیان رہتا ہے۔

گوشوارہ صرف (*Consumption Schedule*) کی مثال سے  $APC$

اور  $MPC$  کی وضاحت

ذیل میں فرضی اعدادوشمار کے ساتھ ایک گوشوارہ صرف پیش ہے:

$MPC$	صرف	آمدنی	$A$	ص	آ
=	میں	میں	$P$	ر	م
$\Delta C /$	تبدیلی	تبدیلی	$C$	ف	د
$\Delta Y$	$\Delta C$	$\Delta Y$	=	)	ن

			C/ Y	C (	Y )
					Y (
—	—	—	0.	9	1
			90	0	0
				0	0
					0
0.80	400	500	0.	1	1
			87	3	5
				0	0
				0	0
0.60	300	500	0.	1	2
			80	6	0

				0	0
				0	0
0.50	250	500	0.	1	2
			74	8	5
				5	0
				0	0

گوشوارے سے حاصل نتائج:

1. جوں جوں آمدنی بڑھتی ہے، **APC** کم ہوتا جاتا ہے کیونکہ لوگ اپنی

آمدنی کا پورا حصہ خرچ نہیں کرتے۔

2. آمدنی بڑھنے پر صرف میں اضافہ تو ہوتا ہے مگر کم رفتار سے، اس

لیے **MPC** بتدریج گھٹتا ہے۔



3. یہ گوشوارہ ثابت کرتا ہے کہ صرف کا طرزِ عمل آمدنی پر منحصر ہے اور اس کے بدلنے سے معیشت کی مجموعی طلب و رسد متاثر ہوتی ہے۔

---

### صرف (Consumption) پر اثر انداز ہونے والے عوامل

گھرانوں کا صرف بہت سے عوامل کی وجہ سے بدلتا رہتا ہے۔ ان عوامل کا جائزہ درج ذیل ہے:

#### 1. آمدنی کی سطح (Level of Income)

آمدنی جتنی زیادہ ہوگی، گھرانے اتنا ہی زیادہ خرچ کریں گے۔ کم آمدنی والے لوگ زیادہ تر اپنی آمدنی خرچ کر دیتے ہیں، لیکن زیادہ آمدنی والے لوگ بچت بھی کرتے ہیں۔

#### 2. قیمتوں کی سطح (Price Level)

اگر قیمتیں بڑھ جائیں تو گھرانوں کی قوتِ خرید کم ہو جاتی ہے، نتیجتاً صرف گھٹ جاتا ہے۔ قیمتیں کم ہوں تو صرف بڑھ جاتا ہے۔

### 3. دولت یا اثاثے (Wealth or Assets)

جس خاندان کے پاس زیادہ دولت ہو وہ عام طور پر زیادہ خرچ کرتا ہے۔ دولت میں کمی خرچ کو محدود کر دیتی ہے۔

### 4. شرح سود (Interest Rate)

اگر شرح سود زیادہ ہو تو لوگ زیادہ بچت کرتے ہیں اور خرچ کم کرتے ہیں کیونکہ انہیں بچت پر زیادہ منافع مل رہا ہوتا ہے۔  
شرح سود کم ہو تو لوگ خرچ کرنے میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

### 5. مستقبل کی توقعات (Future Expectations)

اگر لوگ مستقبل میں معاشی حالات بہتر ہونے کی توقع رکھیں تو وہ زیادہ خرچ کرتے ہیں۔

بحران، بے روزگاری یا مہنگائی کے خدشات ہوں تو خرچ کم کر دیتے ہیں۔

### 6. آبادی اور خاندانی ڈھانچہ (Population and Family Size)

زیادہ افراد والے گھرانے عموماً زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح نوجوانوں یا بچوں کی تعداد بھی خرچ کو بڑھاتی ہے۔

## 7. سماجی و ثقافتی عوامل (Social and Cultural Factors)

رسم و رواج، شادی بیاہ، تہوار، سماجی حیثیت، اور معیارِ زندگی کی خواہش  
خرچ میں اضافہ کرتی ہے۔

کم اخراجاتی ثقافت رکھنے والے معاشروں میں صرف نسبتاً کم ہوتا ہے۔

## 8. ٹیکنالوجی اور جدید ضروریات (Technology and Modern Needs)

نئی ٹیکنالوجی، موبائل فون، انٹرنیٹ، اور جدید سہولیات لوگوں کو زیادہ خرچ  
پر مائل کرتی ہیں۔

## 9. حکومتی پالیسیاں (Government Policies)

ٹیکس میں اضافہ صرف کو کم کرتا ہے، جبکہ ٹیکس میں کمی صرف کو بڑھا  
دیتی ہے۔

سرکاری سبسڈیز بھی خرچ میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔

## 10. معاشی عدم یقینیت (Economic Uncertainty)

سیاسی عدم استحکام، مہنگائی، یا بے روزگاری کی صورت میں گھرانے  
احتیاطی بچت بڑھاتے ہیں اور صرف کم ہو جاتا ہے۔

---

## نتیجہ / خلاصہ

قومی آمدنی کی متوازن سطح وہ مقام ہے جہاں صرف اور پیداوار برابر ہو جاتے ہیں۔ اوسط اور مختم میلان صرف کے ذریعے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ گھرانے اپنی آمدنی کا کتنا حصہ خرچ کرتے ہیں اور آمدنی میں اضافہ ہونے پر خرچ کس شرح سے بڑھتا ہے۔ گوشوارہ صرف سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف آمدنی کے ساتھ بڑھتا ضرور ہے لیکن آمدنی بڑھنے پر اس کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ صرف پر اثر انداز ہونے والے عوامل جیسے آمدنی، قیمتیں، شرح سود، توقعات، دولت، آبادی اور ثقافت معیشت کے مجموعی توازن کو براہ راست متاثر کرتے ہیں۔

سوال نمبر 3 نظریہ مقدارِ زر سے کیا مراد ہے؟ اس کے مقاصد قلمبند کیجئے  
نیز وضاحت کیجئے کہ زر کیوں طلب کیا جاتا ہے؟

### نظریہ مقدارِ زر کی تعریف

نظریہ مقدارِ زر (*Quantity Theory of Money*) ایک معاشی نظریہ ہے جس کے مطابق معیشت میں موجود زر (*Money Supply*) اور قیمتوں کی سطح (*Price Level*) کے درمیان براہِ راست تعلق ہوتا ہے۔ یعنی اگر معیشت میں زر کی مقدار بڑھ جائے تو قیمتیں بھی بڑھتی ہیں، اور اگر زر کی مقدار کم ہو جائے تو قیمتوں میں کمی آتی ہے۔

اس نظریے کا بنیادی اصول یہ ہے: "زر کی مقدار میں تبدیلی قیمتوں کے تناسب کو تبدیل کرتی ہے۔"

اس نظریے کی مشہور مساوات "فیشر" نے پیش کی جسے  $MV = PT$  کہا جاتا ہے:

$$\bullet M = \text{زر کی مقدار (Money Supply)}$$

●  $V =$  زر کی گردش کی رفتار (*Velocity of Money*)

●  $P =$  قیمتوں کی سطح (*Price Level*)

●  $T =$  لین دین یا پیداوار کا حجم (*Transactions/Output*)

اس مساوات کے مطابق اگر زر کی مقدار بڑھتی ہے تو قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے بشرطیکہ گردش کی رفتار اور پیداوار مستقل رہے۔

---

نظریہ مقدار زر کے مقاصد

نظریہ مقدار زر کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. مہنگائی کی وضاحت کرنا

اس نظریے کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ مہنگائی (*Inflation*) کیوں بڑھتی ہے یا کیوں کم ہوتی ہے۔

یہ بتاتا ہے کہ اگر حکومت حد سے زیادہ نوٹ چھاپتی ہے تو قیمتیں لازمی بڑھیں گی۔

مثلاً: اگر معیشت میں اشیاء تو وہی ہوں مگر مارکیٹ میں پیسہ زیادہ ہو جائے تو لوگ زیادہ قیمت دینے کو تیار ہوتے ہیں۔

## 2. زر اور قیمتوں کا تعلق واضح کرنا

یہ نظریہ واضح کرتا ہے کہ زر کی مقدار براہ راست قیمتوں کو متاثر کرتی ہے۔

اگر زر کی مقدار میں 10 فیصد اضافہ ہو تو قیمتیں بھی تقریباً 10 فیصد بڑھ جائیں گی۔

## 3. مالیاتی پالیسی کی سمت متعین کرنا

حکومت اور مرکزی بینک اس نظریے کی بنیاد پر مالیاتی (Monetary) پالیسیاں بناتے ہیں۔

مثلاً:

- مہنگائی روکنے کے لیے زر کی فراہمی کم کرنا

● معیشت کو فعال کرنے کے لیے زر کی فراہمی بڑھانا

#### 4. معاشی استحکام پیدا کرنا

جب حکومت زر کی مقدار کو قابو میں رکھتی ہے تو معیشت میں استحکام آتا ہے۔

زیادہ نوٹ چھاپنے سے معاشی بدنظمی اور مہنگائی بڑھتی ہے اور کم پیسہ رکھنے سے کاروباری سرگرمیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔

#### 5. مالیاتی نظام کو سمجھنے میں مدد دینا

یہ نظریہ بتاتا ہے کہ پیسہ صرف لین دین کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک ایسی قوت ہے جو پوری معیشت کو بدل سکتی ہے۔

اس سے معیشت کی رفتار کا اندازہ بھی لگایا جاتا ہے۔

---

**زر کیوں طلب کیا جاتا ہے؟ (Demand for Money)**



معاشی ماہرین نے زر کی طلب کی تین بنیادی وجوہات بیان کی ہیں، جنہیں  
کینیز نے سب سے جامع انداز میں پیش کیا:

---

**1. لین دین کی ضرورت (Transaction Motive)**

لوگ روزمرہ ضروریات پوری کرنے کے لیے پیسہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔  
مثلاً:

● خوراک خریدنا

● کرایہ دینا

● بل ادا کرنا

● ٹرانسپورٹ پر خرچ کرنا

زر کا یہ حصہ روزمرہ لین دین کے لیے رکھا جاتا ہے اور اسی لیے اس کی مانگ ہمیشہ موجود رہتی ہے۔

جیسے جیسے آمدنی بڑھتی ہے، لین دین کے لیے پیسے کی طلب بھی بڑھ جاتی ہے۔

---

## 2. احتیاطی ضرورت (Precautionary Motive)

لوگ غیر متوقع حالات کے لیے بھی کچھ پیسہ بچا کر رکھتے ہیں۔ مثلاً:

● بیماری

● بے روزگاری

● حادثات

## ● ہنگامی ضروریات

اس مقصد کے لیے زر کی طلب آمدنی، معاشی عدم استحکام، اور ذہنیت پر منحصر ہوتی ہے۔

---

### 3. قیاسی یا سرمایہ کاری کی ضرورت (*Speculative Motive*)

لوگ مستقبل کی سرمایہ کاری کے مواقع دیکھ کر بھی پیسہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔

مثلاً:

● اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری

● زمین، سونا یا جائیداد خریدنے کے فیصلے

## ● بانڈز خریدنے کے مواقع

اگر شرح سود کم ہو تو لوگ سرمایہ کاری کے بجائے پیسہ زیادہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔

اگر شرح سود زیادہ ہو تو لوگ پیسہ بچانے کے بجائے سرمایہ کاری کرنے لگتے ہیں۔

---

## زر کی طلب پر اثر انداز ہونے والے عوامل

### 1. آمدنی کی سطح

زیادہ آمدنی = زیادہ خرچ = زیادہ زر کی طلب

کم آمدنی = کم زر کی طلب

### 2. قیمتوں کی سطح

مہنگائی بڑھنے پر روزمرہ ضروریات کے لیے زیادہ پیسہ چاہیے ہوتا ہے، اس

لیے زر کی طلب بڑھتی ہے۔

### 3. شرح سود

زیادہ شرح سود = کم زر کی طلب

کم شرح سود = زیادہ زر کی طلب

### 4. معاشی استحکام

اگر مستقبل غیر یقینی ہو تو لوگ زیادہ کیش اپنے پاس رکھتے ہیں، اس لیے زر کی طلب بڑھ جاتی ہے۔

### 5. آبادی اور سماجی رویے

زیادہ آبادی اور اعلیٰ معیارِ زندگی زر کی طلب میں اضافہ کرتا ہے۔

---

### نتیجہ

نظریہ مقدار زر یہ وضاحت کرتا ہے کہ زر کی مقدار میں اضافہ یا کمی براہ راست قیمتوں کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے اہم مقاصد مہنگائی کو سمجھنا، مالیاتی پالیسیاں بنانا اور معاشی استحکام کو یقینی بنانا ہیں۔ زر کی طلب تین بنیادی

وجوہات—لین دین، احتیاط اور قیاسی ضرورت—کی بنا پر ہوتی ہے۔ زر کی مقدار کو کنٹرول کرنا کسی بھی ملک کی معاشی پالیسی کا بنیادی ستون ہے۔

سوال نمبر 4۔ بینک کی تعریف کیجئے۔ نیز مرکزی بینک کی عمل کاری پر ایک مفصل نوٹ تحریر کیجئے۔

### بینک کی تعریف

بینک ایک ایسا مالیاتی ادارہ ہے جو عوام سے جمع شدہ رقوم (*Deposits*) قبول کرتا ہے، انہیں محفوظ رکھتا ہے، ضرورت مند افراد اور کاروباروں کو قرض فراہم کرتا ہے، مالیاتی لین دین کو منظم کرتا ہے اور معیشت میں سرمائے کے بہاؤ کو آسان بناتا ہے۔ بینک کا بنیادی کردار وساطت (*Financial Intermediation*) ہے یعنی وہ بچت کنندگان (*Savers*) اور سرمایہ کاروں (*Investors*) کے درمیان پل کا کردار ادا کرتا ہے۔

سادہ الفاظ میں:

“بینک وہ ادارہ ہے جو عوام کے غیر فعال پیسے کو فعال بنا کر کاروبار، سرمایہ کاری اور معاشی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرتا ہے۔”

بینکوں کی اہم خدمات:

● رقوم کی حفاظت

● قرضوں کی فراہمی

● ادائیگی و ترسیلات

● سرمایہ کاری کی رہنمائی

● کاروباری لین دین میں سہولت

● حکومت اور صنعتوں کو مالی معاونت

---

## — مرکزی بینک کی عمل کاری (Functions of Central Bank)

### تفصیلی و جامع نوٹ

مرکزی بینک کسی بھی ملک کے مالیاتی نظام کا ”دماغ“ اور ”نظامِ تنفس“ ہوتا

ہے۔ یہ وہ ادارہ ہے جو پورے بینکاری نظام کی نگرانی کرتا ہے، کرنسی



جاری کرتا ہے، مالیاتی پالیسی بناتا ہے، زر کی مقدار کو کنٹرول کرتا ہے، مہنگائی کا توازن برقرار رکھتا ہے اور حکومت کا بینکار ہوتا ہے۔ پاکستان میں یہ کردار اسٹیٹ بینک آف پاکستان ادا کرتا ہے۔

مرکزی بینک کے تمام افعال کو ذیل میں جامع تفصیل اور واضح سربندوں کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے:

---

### 1. اجراء زر (Issuing Authority)

مرکزی بینک کا سب سے بنیادی فریضہ ”کرنسی نوٹ جاری کرنا“ ہے۔

یہ عمل اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ:

- جعلی کرنسی کا خطرہ کم ہو

- زر کی مقدار کنٹرول میں رہے

- ملک میں مالی استحکام برقرار رہے

اس عمل سے مالیاتی نظام ایک وحدت کے ماتحت رہتا ہے اور کرنسی کی قدر کو قائم رکھا جاتا ہے۔

---

## 2. حکومت کا بینکار (*Banker to the Government*)

مرکزی بینک حکومت کے لیے وہی کردار ادا کرتا ہے جو ایک بینک عام لوگوں کے لیے کرتا ہے۔

مثال کے طور پر:

- حکومت کا سرمایہ اپنے پاس رکھتا ہے

- حکومت کے قرضوں اور ادائیگیوں کو منظم کرتا ہے

- حکومتی بونڈز اور سکیورٹیز کا اجرا کرتا ہے

- حکومت کو مالی مشورے دیتا ہے

اس عمل سے حکومتی مالیات تنظیم کے ساتھ چلتی ہیں۔

---

### 3. بینکوں کا بینک (Banker's Bank)

مرکزی بینک ملک کے تمام کمرشل بینکوں کا "سپر بینک" ہوتا ہے۔

یہ درج ذیل خدمات انجام دیتا ہے:

- بینکوں کے ذخائر اپنے پاس رکھنا

- ہنگامی قرض فراہم کرنا (Lender of Last Resort)

● بینکوں کے درمیان کلیئرنگ اور سیٹلمنٹ

● بینکوں کے اکاؤنٹس کی نگرانی

اس سے پورا بینکاری نظام مستحکم ہوتا ہے۔

---

#### 4. مالیاتی پالیسی بنانا (*Formulation of Monetary Policy*)

مرکزی بینک مہنگائی، بے روزگاری، شرح سود، سرمایہ کاری اور معاشی استحکام کو مدنظر رکھتے ہوئے مالیاتی پالیسی (*Monetary Policy*) بناتا ہے۔

مالیاتی پالیسی دو طریقوں سے بنتی ہے:

(الف) توسیعی مالیاتی پالیسی (*Expansionary Policy*)

زر کی مقدار بڑھانا تاکہ کاروباری سرگرمیاں بڑھیں۔

(ب) انقباضی مالیاتی پالیسی (*Contractionary Policy*)

زر کی مقدار کم کرنا تاکہ مہنگائی کم ہو۔

یہ پالیسیاں معیشت میں توازن قائم رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

---

### 5. زر کی مقدار پر کنٹرول (*Control of Money Supply*)

مرکزی بینک مختلف ذرائع سے زر کی مقدار کو کنٹرول کرتا ہے، جیسے:

- شرح سود میں تبدیلی

- بینکوں کے لیے قانونی ذخیرہ (*Reserve Requirement*)

- اوپن مارکیٹ آپریشنز (بانڈز کی خرید و فروخت)

- کریڈٹ کنٹرول پالیسی

اگر پیسہ زیادہ ہو جائے تو مہنگائی بڑھتی ہے؛ اگر کم ہو جائے تو کاروبار سست ہو جاتا ہے۔

اس لیے مرکزی بینک دونوں میں توازن قائم رکھتا ہے۔

---

## 6. زرِ مبادلہ کی نگرانی (*Control of Foreign Exchange*)

مرکزی بینک:

● ڈالر اور دیگر کرنسیوں کی خرید و فروخت کو منظم کرتا ہے

● زرِ مبادلہ کی شرحِ تبادلہ (*Exchange Rate*) کا تعین کرتا ہے

● درآمدات و برآمدات کے لیے قواعد و ضوابط بناتا ہے

اس عمل سے بیرونی تجارت اور سرمایہ کاری مستحکم رہتی ہے۔

---

## 7. مالیاتی استحکام پیدا کرنا (*Financial Stability*)

مرکزی بینک بینکاری نظام میں اعتماد پیدا کرتا ہے۔

یہ کام کرتا ہے:

● بینکوں کی نگرانی (*Banking Supervision*)

● غیر قانونی لین دین پر نظر

● سرمایہ کاری کے قوانین کی پابندی

● جدید بینکاری نظام کا نفاذ

● نادہندہ بینکوں کے مسائل کا حل

اس کے ذریعے مالیاتی بحرانوں کو روکا جا سکتا ہے۔

---

## 8. قرض دہندہ آخری سہارا (*Lender of Last Resort*)

جب کوئی بینک مالی بحران کا شکار ہو جاتا ہے تو مرکزی بینک اسے ہنگامی قرض فراہم کرتا ہے تاکہ:

- عوام کا اعتماد نہ ٹوٹے

- بینک بند نہ ہو

- مالیاتی نظام میں خوف و ہراس نہ پھیلے

یہ کردار پورے نظام کی بقا کے لیے نہایت ضروری ہے۔

---

## 9. ترقیاتی اور تحقیقی کردار (*Developmental and Research*)

(*Role*)



مرکزی بینک معیشت کے بارے میں تحقیق کرتا ہے، رپورٹیں جاری کرتا ہے اور کاروبار کے مختلف شعبوں کی بہتری کے لیے سفارشات پیش کرتا ہے۔ یہ کردار خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے بہت اہم ہے۔

---

## **10. ادائیگیوں کے نظام کی نگرانی (Payment System)**

### **(Regulation)**

مرکزی بینک تمام الیکٹرانک ادائیگیوں، **ATM** نیٹ ورک، بینک ٹرانسفرز، **RTGS** نظام وغیرہ کی نگرانی کرتا ہے تاکہ پورے ملک میں ادائیگیوں کا ایک محفوظ، تیز اور قابلِ اعتماد نظام قائم رہے۔

---

### **نتیجہ**

مرکزی بینک معیشت کا وہ بنیادی ادارہ ہے جو پورے مالیاتی نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے۔ اس کی ذمہ داریاں کرنسی کے اجرا سے لے کر مالیاتی پالیسی تک، حکومت سے لے کر بینکوں تک، زر کی مقدار سے لے کر

بیرونی تجارت تک پھیلی ہوئی ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی معاشی استحکام کا دار و مدار مرکزی بینک کے مؤثر کردار پر ہوتا ہے۔

سوال نمبر 5: بین الاقوامی تجارت میں تقابلی مصارف کے کلاسیکی نظریہ پر

تفصیلی اور طویل نوٹ

تقابلی مصارف کے کلاسیکی نظریہ کا پس منظر

بین الاقوامی تجارت کا تصور انسانی تاریخ جتنا ہی قدیم ہے، لیکن اس کی سائنسی بنیادیں اٹھارویں اور انیسویں صدی میں کلاسیکی ماہرین معاشیات نے فراہم کیں۔ ان میں سے سب سے اہم تصور **تقابلی مصارف کا نظریہ** ہے، جسے انگلستان کے عظیم ماہر معاشیات ڈیوڈ ریکارڈو نے 1817ء میں اپنی کتاب *Principles of Political Economy and Taxation* میں پیش کیا۔ اس سے پہلے تجارت کو مطلق فائدے (*Absolute Advantage*) کے نظریے سے سمجھا جاتا تھا جسے آدم اسمتھ نے پیش کیا تھا۔ ریکارڈو کے نظریے نے عالمی اقتصادیات میں انقلاب برپا کیا کیونکہ اس نے وضاحت کی کہ دو ممالک کے درمیان تجارت اس وقت بھی فائدہ مند ہو سکتی ہے جب ایک ملک ہر شے دوسرے ملک سے بہتر اور سستی پیدا کرے۔

نظریہ کی بنیادی منطق: موقع لاگت

تقابلی مصارف کے نظریے کی بنیاد موقع لاگت (**Opportunity Cost**) پر ہے۔ موقع لاگت سے مراد وہ قربانی ہے جو کسی ایک شے کی پیداوار بڑھانے کے لیے دوسری شے کی پیداوار کو کم کر کے دی جاتی ہے۔ یہ نظریہ کہتا ہے:

کسی ملک کو اس شے میں تخصص اختیار کرنا چاہیے جس کی پیداوار کے لیے اسے کم قربانی دینا پڑتی ہو۔  
یہ قربانی ہی تقابلی مصارف کہلاتی ہے۔

مطلق فائدہ اور تقابلی فائدہ میں فرق

● **مطلق فائدہ:** جس ملک کی پیداواری صلاحیت زیادہ ہو اسے تجارت میں برتری ملے گی۔

● **تقابلی فائدہ:** برتری کا معیار پیداواری صلاحیت نہیں بلکہ قربانی (موقع لاگت) ہے۔

اس لئے ممکن ہے کہ ایک ملک ہر شے بہتر بناتا ہو، مگر پھر بھی تجارت میں دوسرا ملک اس کے ساتھ فائدہ اٹھا سکے۔

ریکارڈو کی پیش کردہ مثال کا جائزہ

فرض کریں دو ممالک ہیں: انگلینڈ اور پرتگال

اور دونوں دو اشیا بناتے ہیں: شراب (Wine) اور کپڑا (Cloth)

● پرتگال کم مزدوری اور وسائل کی وجہ سے دونوں اشیا سستی بنا لیتا ہے۔

● انگلینڈ دونوں اشیا مہنگی بناتا ہے۔

مطلق فائدے کے لحاظ سے پرتگال کو دونوں اشیا میں برتری حاصل ہے۔ لیکن ریکارڈو کہتے ہیں:

پرتگال کے لیے کپڑا بنانے کی موقع لاگت زیادہ ہے، اس لیے اسے شراب میں تخصص اختیار کرنا چاہیے۔

انگلینڈ کے لیے شراب بنانے کی موقع لاگت زیادہ ہے، اس لیے اسے کپڑا بنانا چاہیے۔

دونوں اشیا کی ایک دوسرے کے ساتھ تجارت کرنے سے دونوں ملک فائدہ اٹھاتے ہیں۔

تقابلی مصارف کے نظریے کی ریاضیاتی وضاحت

اگر ایک ملک:

• 1 کپڑا بنانے کے لیے 6 گھنٹے لگاتا ہے

• 1 شراب بنانے کے لیے 3 گھنٹے

تو موقع لاگت:

1 کپڑا = 2 شراب

1 شراب = 0.5 کپڑا

پڑوسی ملک میں اگر:

● 1 کپڑا = 4 گھنٹے

● 1 شراب = 4 گھنٹے

تو موقع لاگت:

1 کپڑا = 1 شراب

1 شراب = 1 کپڑا

نتیجہ:

● پہلے ملک کو شراب میں تقابلی فائدہ

● دوسرے ملک کو کپڑے میں تقابلی فائدہ

یہی اصول تجارت کی بنیاد بنتا ہے۔

نظریہ کی معاشی منطق

ریکارڈو کے مطابق تجارت صرف اسی لیے فائدہ مند نہیں کہ ممالک مختلف اشیا بناتے ہیں بلکہ اس لیے بھی کہ:

- ممالک کے وسائل محدود ہیں

- ہر ملک کے وسائل کا امتزاج مختلف ہوتا ہے

- تکنیکی صلاحیتیں ہر جگہ یکساں نہیں ہوتیں

- مزدور کی مہارت، موسم، زمین، ٹیکنالوجی مختلف ہونے سے موقع

لاگت مختلف ہو جاتی ہے

یہ فرق تجارت کو ناگزیر بناتا ہے۔

تقابلی مصارف اور تخصص

تجارت کے نتیجے میں ممالک **تخصص (Specialization)** اختیار کرتے

ہیں یعنی:



● وہ شے زیادہ بناتے ہیں جس میں انہیں کم قربانی دینا پڑتی ہے

● وسائل کا بہترین استعمال ہوتا ہے

● عالمی سطح پر پیداوار بڑھتی ہے

اقتصادیات کے قانون کے مطابق:

ملک جتنا زیادہ تخصص اختیار کرتا ہے، اس کی پیداواری صلاحیت اتنی بڑھتی ہے۔

بین الاقوامی تجارت میں تقابلی مصارف کی اہمیت

1. عالمی پیداوار میں اضافہ

تجارت کے نتیجے میں دنیا مجموعی طور پر زیادہ اشیا پیدا کرتی ہے۔  
اگر ہر ملک ہر شے پیدا کرنے لگے تو پیداوار کم اور خرچ زیادہ ہوگا۔

2. وسائل کا مؤثر استعمال

زمین، محنت، ٹیکنالوجی اور سرمایہ وہاں استعمال ہوتے ہیں جہاں ان کی کارکردگی زیادہ ہوتی ہے۔

3. قیمتوں میں کمی

مقابلہ (*Competition*) بڑھتا ہے، جس سے صارفین کو ارزاں نرخوں پر اشیا ملتی ہیں۔

4. زندگی کے معیار میں اضافہ

کپڑے، مشینیں، گاڑیاں، دوائیاں، خوراک — سب اشیا بہتر معیار میں سستی دستیاب ہوتی ہیں۔

5. ترقی پذیر ممالک کا فائدہ

پاکستان، بنگلہ دیش، ویتنام جیسے ممالک کم لاگت محنت کی بنیاد پر عالمی تجارت میں حصہ لیتے ہیں۔

6. عالمی امن میں اضافہ

تجارت ایک دوسرے پر انحصار بڑھاتی ہے، جو جنگوں کے امکانات کم کرتی ہے۔

نظریہ کی خامیاں اور تنقید

اگرچہ تقابلی مصارف کا نظریہ بہت اہم ہے، لیکن اس پر چند اعتراضات بھی کیے جاتے ہیں۔

#### 1. مزدور کی نقل و حرکت

نظریہ فرض کرتا ہے کہ مزدور صرف ملک کے اندر حرکت کرسکتا ہے، ملک سے باہر نہیں۔

عملی دنیا میں آج مزدور، سرمایہ، ٹیکنالوجی اور کمپنیاں عالمی سطح پر منتقل ہوتی ہیں۔

#### 2. ٹرانسپورٹ اور شپنگ لاگت

نظریہ یہ فرض کرتا ہے کہ ٹرانسپورٹ لاگت صفر ہے، جو کہ حقیقت میں ممکن نہیں۔

#### 3. ممالک ایک ہی صنعت پر انحصار کرنے لگتے ہیں

اگر کوئی ملک صرف کپڑا یا صرف چاول بنائے تو اسے عالمی مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

#### 4. ماحولیات پر اثرات

بڑے پیمانے پر تخصص بعض ممالک میں آلودگی اور ماحول کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔

5. جدید ٹیکنالوجی کا کردار

نظریہ ٹیکنالوجی کے بدلتے ہوئے کردار کو نظر انداز کرتا ہے۔  
مثلاً:

● چین کا صنعتی فائدہ مزدور سے زیادہ ٹیکنالوجی کی وجہ سے ہے۔

● امریکہ کا فائدہ  $R\&D$  کی وجہ سے ہے۔

نظریہ کی جدید شکل

آج تقابلی مصارف صرف لاگت اور موقع لاگت تک محدود نہیں رہا۔

اس میں شامل ہوچکے ہیں:

● انسانی سرمایہ (*Human Capital*)

● تحقیق و ترقی

● برانڈ طاقت

● ٹیکنالوجی

● *Information Technology*

● *AI اور Robotics*

● عالمی سپلائی چین

مثلاً

● جاپان: گاڑیاں

● چین: الیکٹرونکس

● امریکہ: سافٹ ویئر

● پاکستان: ٹیکسٹائل

یہ جدید تقابلی فائدے کی صورتیں ہیں۔

پاکستان کے لیے تقابلی مصارف کا اطلاق

پاکستان آج بھی چند مصنوعات میں تقابلی فائدہ رکھتا ہے:

● ٹیکسٹائل اور گارمنٹس

● چاول

● کھیلوں کا سامان

● سرجیکل آلات

● چمڑا

● آم اور پھل

لیکن اسے ٹیکنالوجی، تعلیم اور صنعت کو بہتر بنا کر مزید فائدہ حاصل کرنا چاہیے۔

تقابلی مصارف کے نظریہ کے عملی فوائد

● برآمدات بڑھتی ہیں

● غیر ملکی زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے

● صنعتی شعبہ ترقی کرتا ہے

● روزگار بڑھتا ہے

● حکومت کو ٹیکس حاصل ہوتا ہے

● غربت کم ہوتی ہے

● بین الاقوامی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں

#### خلاصہ

تقابلی مصارف کا نظریہ عالمی تجارت کا بنیادی ڈھانچہ ہے۔ اس نے یہ ثابت کیا کہ ممالک صرف مطلق فائدے کی بنیاد پر نہیں بلکہ تقابلی فائدے کی بنیاد پر بھی تجارت کر سکتے ہیں۔ اس نظریے نے عالمی معیشت کو کھولا، تخصص کو فروغ دیا، قیمتیں کم کیں، پیداوار بڑھائی اور دنیا کو ایک مربوط معاشی نظام میں تبدیل کر دیا۔ اگرچہ اس نظریے میں کچھ خامیاں موجود ہیں لیکن جدید دنیا میں اس کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے، کیونکہ اقوام اب



ٹیکنالوجی، علم، مہارت اور صنعت کی بنیاد پر نئے تقابلی فائدے پیدا کر رہی ہیں۔